سوانح
حضرت اویس قرنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ڈاکٹر سید محمد عامر گیلانی
رضوی کتاب گھر بھیونڈی
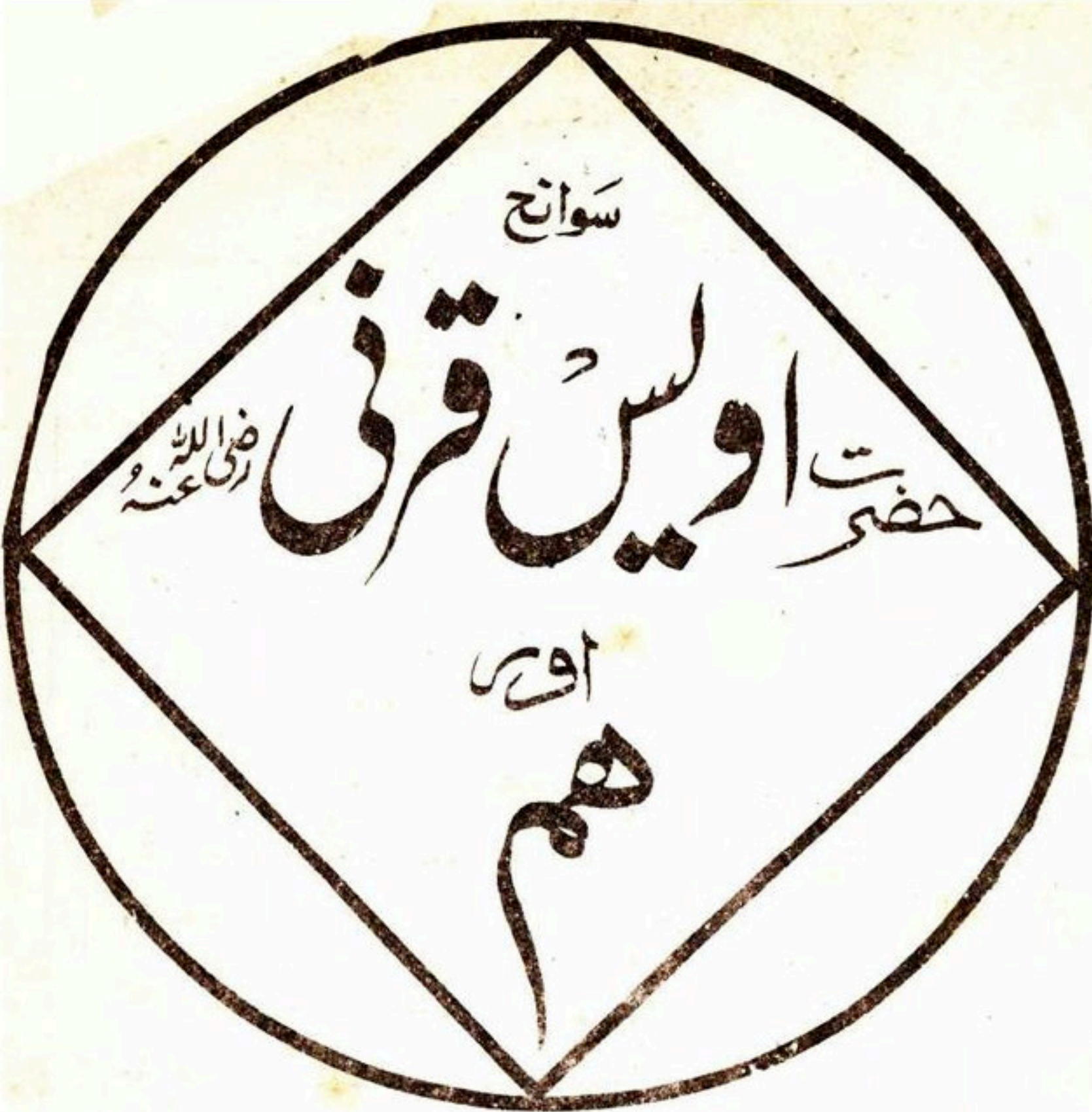
سوانح

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

اور

ہم

ڈاکٹر سید محمد عامر گیلانی

ناشر

۱۱۴ غیبی نگر بھیونڈی ضلع تھانہ ۴۲۱۳۰۲ مہاراشٹر

فون ۳۳۲۸۹

نام کتاب ——— حضرت اویس قرنی اور ہم

مؤلف ——— ڈاکٹر سید محمد عامر گیلانی

اشاعت ——— ۱۹۹۴ء

تعداد ——— ۱۱۰۰

ناشر ——— رضوی کتاب گھر۔ بھیونڈی

ہدیہ ———

رابطہ کا پتہ

رضوی کتاب گھر پوسٹ بکس ۱۵

بھیونڈی ۴۲۱۳۰۲ ضلع تھانہ (مہاراشٹر) فون ۳۳۲۸۹

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات سے اگلے سال کوفہ کا ایک معزز شخص حج کے لیے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ ''اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! وہ نہایت تنگدستی میں ہیں، اور ایک بوسیدہ جھونپڑی میں رہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں حدیث مبارکہ سنائی اور اس کے ذریعے سلام بھیجا۔ واپسی وہ شخص حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعائے مغفرت کی درخواست کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ابھی تازہ تازہ ایک مقدس سفر سے آرہے ہو۔ اس لیے تم میرے لیے دعا کرو پھر پوچھا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تھے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ اس گفتگو کے بعد حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ (مسلم کتاب الفضائل)

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا سوال اور حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا جواب

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے فرمایا ''اے اویس! رضی اللہ عنہ اگر آپ (رضی اللہ عنہ) سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیوں نہ ہوئے؟ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب نہ دیا کہ میں ماں کی خدمت اور غلبۂ حال کی وجہ سے حاضر خدمت نہ ہوا بلکہ الٹا انہی سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات معرکۂ احد میں شریک تھے بتائیے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا دانت مبارک شہید ہوا تھا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اس بات پر کبھی غور ہی نہ فرمایا تھا لہذا جواب میں فرمایا کہ ہمیں خیال نہیں کہ کون سا دانت مبارک تھا اس پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے غلبہ محبت میں اپنے دانت ایک ایک کر کے توڑنے کا واقعہ سنایا کہ اس وقت میں قرن کے جنگل میں اپنے بھائی کے اونٹ چرا رہا تھا۔ مجھے اچانک خبر ملی کہ

میرے پیارے محبوب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت مبارک ابھی معرکہ اُحد میں شہید ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنا ایک دانت توڑا پھر خیال ہوا واللہ اعلم شاید یہ دانت نہ ہو پھر دوسرا توڑا پھر تیسرا۔ اسی طرح ایک ایک کر کے سارے دانت توڑ ڈالے (یہ وہ ادا ہے جو تاقیامت عشاقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہنمائی و پیشوائی کے لیے کافی ہے)۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنا تو بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا: میرے لیے دعا فرمائیے"۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں اپنی دعا کو اپنے لیے یا کسی اور کے لیے خاص نہیں کرتا بلکہ ہر اس شخص کے لیے جو بحر و بر میں ہے ہر نماز کے بعد مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے تمام مومن مردوں اور عورتوں، مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش طلب کرتا ہوں۔ پس اے عمر (رضی اللہ عنہ)! اگر تم اپنا ایمان سلامت لے گئے تو میری دعا قبر میں تمہیں ضرور مل جائے گی"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی گفتگو سے اور بھی زیادہ متاثر ہوئے اور فرمایا: "میں خلافت کو دو روٹی کے عوض دیتا ہوں"۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: "ایسا کون ہے جو اسے لے گا؟ اسے سر بازار پھینک دو اور کہہ دو جس کا جی چاہے اٹھالے"۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ طالبانِ حق حکمرانی کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں اسی لیے اقتدار کے حریص نہیں ہوتے۔)

اس ملاقات کے بارے میں جاننے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ محبت کا معیار مختلف اور انفرادی ہوتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اگرچہ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بے مثال مجسمے تھے لیکن پھر بھی انھوں نے مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہونے پر اپنے دانت نہ توڑے۔

دراصل صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے احتراماً کبھی رُخِ انور کو بغور دیکھنے کے لیے

نظریں ہی نہ اٹھائی تھیں۔ بلکہ ہمیشہ دربار رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نظریں جھکائے حاضر ہوتے تھے اس لیے محبت اس پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتی اور دوسری طرف اگر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے دانتوں کی شہادت کا سنتے ہی اپنے تمام دانت توڑ ڈالے اس پہ محبت ناز ضرور کرسکتی ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ میں ایک بات وضاحت طلب ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ اگر تم قبر میں ایمان سلامت لے جاؤ گے تو میری دعا کو وہاں یاد کرو گے" شیطان کسی کے ذہن میں یہ خیال بھی لاسکتا ہے کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ (معاذ اللہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عاقبت غیر محمودہ کی خبر دے رہے تھے جو یہ تصور کرے وہ ایسے ہے کہ اپنی عاقبت برباد کرلے ورنہ محاورات قرآن وحدیث سے باخبر انسان ایسے تصور کو جہالت سے تعبیر کرتا ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

"ولئن اتبعت اھواءھم من بعد ما جاءک من العلم ط انک اذا لمن الظالمین ط"

ترجمہ: اگر آپ ان کی خواہشات کی اتباع کریں۔ اس کے بعد آپ کے پاس علم آیا ہے تو آپ اس وقت ظالم ہوں گے۔

اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "اگر تجھ سے غلطی ہوگئی تو استغفار کر دو"

ان دونوں مثالوں سے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتب کی اتباع فرماتے تھے یا ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کوئی غلطی ہوئی۔ تو یہ واضح ہوا کہ یہ محاورے عمومی ہوتے اور بات کی وضاحت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ملاقات کے دوران امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وصیت کی خواہش ظاہر فرمائی تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے عمر رضی اللہ عنہ کیا آپ رضی اللہ عنہ

کراماتِ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

۱۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی کرامت یہی ہے کہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات بیان کرتا ہے لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سچے عاشق حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے کمالات کی مدح فرماتے اور نفس الرحمٰن کے لقب سے نوازتے ہیں ۔

۲۔ روایت ہے کہ جب غزوۂ اُحد میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہونے کا حال حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے سنا تو اپنے جملہ دانت شہید کر ڈالے تو دانت کچھ عرصہ بعد نکل آئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پھر شہید کر دیے ۔ اسی طرح سات مرتبہ نکلے اور سات ہی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دانت شہید کیے ۔

۳۔ ایک روایت کے مطابق جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام دانت مبارک شہید کر دیے تو کوئی بھی سخت غذا نہیں کھا سکتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی یہ ادا اتنی پسند آئی ، کہ اللہ تعالیٰ نے کیلے کا درخت پیدا فرمایا ۔ تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کو نرم غذا مل سکے جبکہ اس سے قبل کیلے کے درخت یا پھل کا وجود زمین پر نہ تھا ۔ (واللہ اعلم)

---

۴ ۔ منقول ہے کہ یمن میں اونٹوں کو بھیڑیے مل کر کھا جایا کرتے تھے